جلد ۲۹ | ۱۲ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ ھ | ۱۲ جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۳۱

روزنامہ "الفضل" قادیان —— ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ

موجودہ جنگ کے متعلق انگریزوں کا قابلِ ستائش عزم

مادیات پر نظر رکھنے والے لوگ موجودہ جنگ کے متعلق خواہ کچھ ہی کہیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والے۔ اور اسے اپنے بندوں کے لئے سب سے بڑھ کر رحیم و کریم سمجھنے والے یہی کہیں گے۔ کہ یہ جنگ اہل دنیا کے لئے اسی رنگ کی سزا ہے۔ جس رنگ میں نافرمان بچوں کو شفیق والدین دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے نافرمان دنیا کی تنبیہ کے لئے ہٹلر کو آلہ کار تجویز کیا ہے۔ جو اس وقت کئی ایک ممالک کو تباہ و برباد کر چکا۔ اور کروڑوں انسانوں کا خون بہا چکا ہے۔

غرض موجودہ جنگ انسانوں کے لئے بہت بڑا اور خوفناک ابتلا ہے۔ جو نہ صرف عالم خاکی کا نقشہ بدل کر رکھ دے گا۔ بلکہ انسانوں کے قلوب میں بھی عظیم الشان تغیر پیدا کر دے گا۔ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دے گا۔ اور اس ابتلا سے وہی قوم زندہ و سلامت رہیگی جو ایک طرف تو اپنے دلوں میں خدائے واحد کی خشیت پیدا کریگی۔ اور دوسری طرف آخر وقت تک انتہائی ہمت اور استقلال سے کام لیگی۔ قلوب میں حقیقی خشیت اللہ کے پیدا ہونے کا پوری طرح پتہ لگانا تو فی الحال مشکل ہے لیکن جہاں تک استقلال اور ایثار کا تعلق ہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ انگریز قوم بہت نمایاں نظر آ رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ جرمنی یورپ کے بہت بڑے حصہ پر قابض ہو چکی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ اپنا سب سے بڑا دشمن انگریزوں کو قرار دے کر اپنا سارا زور ان کے خلاف صرف کر رہی ہے۔ برطانیہ کے عزم اور ارادہ میں نہ صرف کسی قسم کا تزلزل واقعہ نہیں ہوا۔ بلکہ وہ روز بروز زیادہ پختہ اور مستحکم ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا تازہ ثبوت اس تقریر سے مل سکتا ہے جو برطانیہ کے محکمہ جہاز سازی کے وزیر لارڈ بیور بروک نے حال میں کی ہے۔ اور جس میں برطانیہ پر حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:۔

"ایک ایک شخص مسلح ہو کر مزاحمت کے لئے تیار ہو جائے۔ ہمیں ایک ایک توپ اور ایک ایک ٹینک سے کام لینا پڑے گا۔ ہمارے تمام ہوائی جہاز حملہ آور کی مزاحمت کے لئے تیار رہنے چاہئیں۔ کیونکہ انگلستان کی سرزمین ہی ایک جہاں بالآخر دنیا کے لوگوں کی آزادی کی جنگ لڑی جائے گی۔ ہمیں اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے"۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی کہا:۔

"انگریزوں کو اس جنگ میں شامل ہونے کا افسوس نہیں۔ بلکہ وہ خوشی سے اور رضا کارانہ طور پر جنگ میں شامل ہوئے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمیں اس بات کا موقعہ ملا ہے۔ کہ ہم دشمن کا سر کچل دیں۔ اس جنگ کو ایک ایک انگریز کی تائید اور حمایت حاصل ہے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ ہمارے امتحان کا موقعہ آ گیا ہے۔ ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ حق مانگنے سے نہیں مل سکتا۔ بلکہ حاصل کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے ہمیں ٹینکوں۔ جہازوں۔ اور طیاروں کی ضرورت ہے"۔

ایسی خوفناک جنگ کے خاتمہ کے متعلق بھی انگریزوں کی رائے سن لیجئے۔ لارڈ بیور بروک نے تقریر ختم کرتے ہوئے کہا:۔

"یہ جنگ زندگی اور موت کی لڑائی ہے۔ ہم اسے جیتیں گے۔ یا ختم ہو جائیں گے۔ پس پا ہونے یا ہار ماننے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ اس جزیرہ کو جنگ جیتنی ہے۔ یا ختم ہو جانا ہے جس نے صورت حالات واضح کر دی ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں"۔

یہ ہے وہ آہنی عزم اور ارادہ۔ جو ایک غیور اور بہادر قوم کی شان کے شایاں ہے۔ کیونکہ عزت کی موت ذلت کی زندگی سے ہزارہا درجہ بہتر ہے۔ اور یہ وہی تعلیم ہے۔ جو جنگ کے متعلق اسلام نے دی ہے۔ اور جس پر قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے عمل کیا۔ لڑائی شروع ہو جانے کے بعد اسلام نے مسلمانوں کو ہار ماننے کی قطعاً اجازت نہیں دی۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ یا تو دشمن پر فتح پا کر عزت و آبرو کی زندگی بسر کرو۔ یا میدانِ جنگ میں جام شہادت پی کر جنت کی راہ لو۔ جب تک مسلمان اس تعلیم پر عمل کرتے رہے۔ دشمن کے مقابلہ میں نہایت قلیل التعداد اور بے ساز و سامان ہوتے ہوئے بھی کامیابی حاصل کرتے رہے اگر موجودہ جنگ میں انگریزوں نے اس تعلیم پر اس رنگ میں عمل کیا۔ جس کا اظہار لارڈ بیور بروک نے کیا ہے۔ تو جہاں ان کی کامیابی کے بہت بڑے امکان ہیں۔ وہاں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت بھی دنیا پر ظاہر ہو جائے گی۔ کیونکہ دشمن کا مقابلہ جس رنگ میں کرنے کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ اس پر عمل کیا جا رہا ہے۔ نہ کہ اس تعلیم پر جو عیسائیت نے پیش کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ احسان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت آج نسبتاً بہتر ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور درد سر کی شکایت ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف اور بخار ہے صحت کے لئے دعا کی جائے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب گذشتہ رات سے دورہ بندش پیشاب سے تکلیف میں ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج دوپہر کو تھوڑی دیر خوب زور کی بارش ہوئی۔

عَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

خورشید احمد صاحب نے جو استدلال علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ اس کے ساتھ اگر حسب ذیل حقائق کو ملا کر پڑھا جائے تو یہ استدلال اور بھی پُرزور اور مبنی بر حقیقت اور ایک حجت قاطعہ بن جائے

(۱) ۱۸۹۵ء کا زمانہ تھا جبکہ اللہ تعالےٰ کے فضل نے مجھے قادیان پہنچایا۔ اسی زمانہ سے میرے کان آشنا۔ دل گواہ اور دماغ شاہد ہے۔ کہ ہم لوگ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نامی اور اسم گرامی کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ لکھا اور بولا کرتے تھے۔

(۲) اسی زمانہ سے مجھے خوب یاد ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حرم محترم کے ذکر پر ہم لوگ ام المومنین رضی اللہ عنہا کہا کرتے تھے۔

(۳) اسی زمانہ بلکہ اس سے بھی قبل کے بزرگ اور خود ہم بھی قادیان کے ساتھ دارالامان کا لفظ لکھا اور بولا کرتے تھے۔ دور کیوں جائیں ان روٹھ کر مرکز سلسلہ اور تخت گاہ رسول سے الگ ہو جانے والوں کا عمل آج بھی ان حقائق کی تصدیق کر رہا ہے۔ پیغام صلح کا ۲۶ مئی ۱۹۴۱ء کا مسیح موعود نمبر اٹھا کر دیکھ لیں۔ سرورق پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو جو انہوں نے اس تقریب کے لئے منتخب کیا۔ اس پر بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ درج ہیں۔ اور یہ امر مسلم ہے۔ کہ یہ فوٹو بہت پرانا مصدقہ اور اصلی وصحیح ہے فماذا بعد الحق؟

۶ جون کی تاریخ میری زندگی کے نئے دَور کا دن ہے۔ اس کی یاد میں میں نے کل ہی ایک یادگار پیپر قلم کی ہے۔ نظر ثانی کے بعد انشاء اللہ پیش کرونگا۔ خدا کرے کہ طالبان حق کی ہدایت و تسکین کا موجب ہو۔ آمین عبدالرحمٰن قادیانی ۷ احسان ۱۳۲۰ ہش

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) میاں رکن الدین صاحب ٹیری ضلع کوہاٹ کا لڑکا عماد الدین شدید بیمار ہے (۲) محفوظ الرحمٰن صاحب بہلول پور کی صحت خراب ہے (۳) حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام پھر بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

الوداعی ایڈریس:۔ ۷ جون کو شیخ جلال الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کمرشل نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور اور میاں احمد الدین صاحب اکونٹنٹ سٹورز اکونٹس آفس لاہور کے ریٹائر ہونے پر ریلوے احمدیہ ایسوسی ایشن لاہور نے انہیں ایڈریس دیا۔ جس میں ان کے ذاتی صفات اور خدمات دینیہ کا ذکر کیا گیا۔ خاکسار ناصر الدین خان بی۔ اے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا

"جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھے گا۔ اس پر ظاہر ہوگا۔ کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جائیں گے۔ اور سخت طاعون پڑے گی۔ اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیجدیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے ہیں۔ جیسا کہ زمانہ کے گذشتہ واقعات سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جب کہ اصل موجب ان عذابوں کا عیسائیت کا فتنہ ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ تو ضرور تھا کہ اس فتنہ کے مناسب حال اور اس کے فرو کرنے کی غرض سے رسول ظاہر ہو۔ سو اسی رسول کو دوسرے پیرایہ میں مسیح موعود کہتے ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴-۶۵)

تقرر امراء جماعت ہائے احمدیہ کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۷ جون ۱۹۴۱ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے

(۱) بمبئی۔ شیخ نواب الدین صاحب
(۲) کریم پور (جالندھر) چودھری لکھا صاحب
(۳) بھینی شرقپور۔ مولوی چراغ الدین صاحب مدرس
(۴) سید والہ (شیخوپورہ) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مدرس
(۵) مونگھیر۔ حکیم خلیل احمد صاحب
(۶) " (نائب امیر) سید وزارت حسین صاحب
(۷) بھاگلپور۔ حضرت مولوی عبدالماجد صاحب
(۸) انبالہ۔ بابو عبدالرحمٰن صاحب
(۹) پاک پٹن۔ چودھری غلام احمد صاحب وکیل
(۱۰) نوشہرہ چھاؤنی۔ مرزا غلام حیدر صاحب وکیل
(۱۱) برہمن بڑیہ۔ مولوی غلام صمدانی صاحب
(۱۲) محمود آباد (جہلم) خان عبدالغنی صاحب
(۱۳) فیروز پور شہر۔ مرزا ناصر علی صاحب وکیل
(۱۴) لاہور۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
(۱۵) سیالکوٹ۔ چودھری شاہ نواز صاحب
(۱۶) " (نائب امیر) بابو قاسم الدین صاحب
(۱۷) بھیرہ۔ ملک محمد حسین صاحب
(۱۸) " (نائب امیر) مخدوم محمد ایوب صاحب
(۱۹) کریام۔ چودھری غلام احمد صاحب
(۲۰) " (نائب امیر) چودھری مہر خان صاحب
(۲۱) پراونشل انجمن احمدیہ سندھ۔ ڈاکٹر حاجی خان صاحب
(۲۲) پراونشل انجمن احمدیہ سندھ (نائب امیر) میاں عبدالرحیم احمد صاحب
(۲۳) وزیر آباد۔ چودھری عزیز اللہ صاحب
(۲۴) شملہ۔ بابو عبدالسلام صاحب
(۲۵) کیمل پور۔ میاں جان محمد صاحب
(۲۶) گورداسپور۔ مرزا عبدالحق صاحب
(۲۷) سونگھڑہ۔ مولوی سید ضیاء الحق صاحب

(ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ نبوت از تحریرات و اقوال حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱)

مسئلہ نبوت کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا مسئلہ اُن اہم مسائل میں سے ہے۔ جو اس وقت مبایعین اور غیر مبایعین کے درمیان باعثِ نزاع ہیں۔ خود مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے لکھ چکے ہیں کہ "میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ میں ایک حد تک ہم میں اتفاق بھی ہے۔ اور اس اتفاق کے ساتھ کچھ اختلاف بھی ہے جس قدر مسائل اختلافی ہم دو فریق میں ہیں۔ وہ اسی اختلاف مسئلہ نبوت سے پیدا ہوتے ہیں" (ٹریکٹ نبوت کاملہ تامہ اور جزوی نبوت میں فرق)

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ثابت ہو جائے۔ تو مسئلہ کفر و اسلام اور مسئلہ جنازہ کا ساتھ ہی تصفیہ ہو جاتا ہے۔ پس یہ مسئلہ باقی تمام اختلافی مسائل کے لئے بمنزلہ اساس اور بنیاد ہے۔

حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی تصانیف

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات کے کئی طریق ہیں۔ جن میں سے اس مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تحریرات و اقوال سے انشاء اللہ روشنی ڈالی جائے گی۔ مگر پیشتر اس کے کہ اصل مضمون شروع کیا جائے۔ یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تحریرات کا دائرہ بہت محدود ہے فصل الخطاب۔ تصدیق براہین احمدیہ نورالدین - ابطال الوہیت مسیح - دینیات کا پہلا رسالہ۔ اور مبادی الصرف، یہ صرف چھ آپ کی کتابیں ہیں۔ اور ان میں سے بھی دو تین تو محض چھوٹے چھوٹے رسائل ہیں۔ پھر حیات نورالدین آپ کے خود نوشت سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ اور خطبات نور میں وہ خطبات جمع ہیں۔ جو آپ نے خلافت سے قبل اور دورانِ خلافت میں دیئے۔ اور سلسلہ کے اخبارات میں شائع ہوئے۔ باقی کتب میں سے دو کتابیں یعنی فصل الخطاب اور ابطال الوہیت مسیح عیسائیوں کے رد میں ہیں۔ اور تصدیق براہین احمدیہ۔ اور نورالدین آریوں کے رد میں گو نورالدین میں ان اعتراضات کے جوابات دئے گئے ہیں۔ جو مخالفین کی طرف سے اسلام پر کئے جاتے ہیں مگر چونکہ وہ اعتراضات ایک آریہ کی طرف سے کئے گئے تھے۔ اس لئے اسے بھی آریوں کے رد میں ہی سمجھنا چاہیئے۔ دینیات کا پہلا رسالہ اور مبادی الصرف جیسا کہ ان کے ناموں سے ظاہر ہے مخصوص مضامین پر چھوٹے چھوٹے رسائل ہیں۔ اور حیات نورالدین میں تو آپ نے اپنے بعض ذاتی سوانح حالات بیان فرمائے ہیں۔

فصل الخطاب اور تصدیق براہین احمدیہ کی وجہ تالیف

ان کتب میں سے فصل الخطاب اور تصدیق براہین احمدیہ کی وجہ تالیف کا الحکم جلد ۵ نمبر ۲۳ میں اس طرح ذکر ہے۔ کہ:-

"ایک دفعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا۔ کہ اس سلسلہ میں کوئی مجاہدہ مجھے بتلایئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ عیسائیت کے رد میں کوئی کتاب لکھو۔ تب حضرت مولوی نورالدین صاحب نے کتاب "فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب" دو جلدیں لکھیں۔ پھر ایسا ہی ایک دفعہ مولوی صاحب نے حضرت اقدس سے سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ آریوں کے رد میں کتاب لکھو۔ تب مولوی صاحب نے "تصدیق براہین احمدیہ" لکھی۔ اور فرمایا۔ کہ ان ہر دو مجاہدوں میں مجھے بڑے بڑے فائدے ہوئے"

(الحکم جلد ۵۔ نمبر ۲۳۔ سنہ ۱۹۰۱ء)

آپ خود بھی فرماتے ہیں:-

"حضرت صاحب سے میں نے مجاہدہ کے لئے پوچھا۔ تو کہا۔ کہ فصل الخطاب لکھو پھر پوچھا۔ تو فرمایا۔ کہ تصدیق براہین احمدیہ لکھو۔ پھر پوچھا۔ تو فرمایا۔ کہ ایک کوڑھی کو اپنے مکان میں رکھ کر علاج کرو۔ وہ مریض بھی بڑا ہی نیک انسان تھا۔ اس نے کہا کہ میرا علاج نہ کرو۔ کیونکہ جب تک مجھ کو مرض ہے۔ اس وقت تک تنہائی میسر ہے اور خدا سے دعا کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے۔ مگر میں نے کہا۔ کہ میں بھی مجبور ہوں۔ کیونکہ میرے امام کا حکم ہے"

(بدر ۲۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

اللہ تعالےٰ کی حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کتب اس قدر کم کیوں ہیں۔ اس کا آپ نے ایک تقریر میں یوں ذکر فرمایا کہ "اگر کہو۔ کہ تمہارا قلم نہیں لکھ سکتا تو کیا ہم بھی نہ لکھیں۔ تو نورالدین۔ تصدیق۔ فصل الخطاب۔ ابطال الوہیت مسیح کو پڑھ لو۔ مجھے لکھنا آتا ہے۔ اور خوب آتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کی ایک مصلحت نے روک رکھا ہے۔ اور ہاں خدا نے روکا ہے" (بدر ۱۱۔ جولائی ۱۹۱۲ء)

بہر حال وجہ خواہ کوئی ہو۔ اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تحریرات اور تصانیف کا ذخیرہ بہت کم ہے۔ اسی وجہ سے اس مضمون میں نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات کے متعلق صرف آپ کی تحریرات پر ہی اکتفا نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ آپ کے اقوال۔ اور ملفوظات کو بھی پیش کیا جائے گا۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کا مقام غیر مبایعین کی نظر میں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے متعلق گو غیر مبایعین آج کل یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ "حضرت مولانا نورالدین صاحب مرحوم ہرگز واجب الاطاعت خلیفہ نہ تھے" (پیغام صلح ۲۶۔ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء) مگر وہ اس امر سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور متواتر چھ سال تک وہ آپ کو اپنا واجب الاطاعت امام۔ خلیفۃ المسیح۔ بلکہ مہدی بھی یقین کرتے رہے۔ اور اکابر غیر مبایعین نے اپنے دستخطوں سے اس امر کا اعلان کیا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا فرمان ان کے واسطے ویسا ہی واجب التعمیل ہوگا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان۔

اکابر غیر مبایعین کا اعلان

۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ جب باغ میں رکھا گیا اور سب لوگ جمع ہوئے۔ تو اس وقت حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ذیل کی تحریر پڑھی۔ جو حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی خدمت میں بطور درخواست لکھی گئی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین محمد المصطفےٰ و علیٰ المسیح الموعود خاتم الاولیاء۔ اما بعد مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقی ہیں۔ اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اُسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا"

(بدر ۲۔ جون ۱۹۰۸ء)

اس درخواست کے نیچے جن لوگوں نے اپنے دستخط کئے ان میں شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید محمد حسین صاحب اور مرزا خدا بخش صاحب بھی ہیں۔ گویا اکابر غیر مبایعین نے اس امر کا اعلان کیا۔ کہ وہ حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی کامل اطاعت کریں گے اور آپ کے احکام کو ویسا ہی واجب الاطاعت سمجھیں گے۔ جیسے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کو سمجھتے رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید محمد حسین صاحب کا بیان

اسی طرح ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے دسمبر ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے حضرت حاجی حرمین شریفین حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح نے حضرت ابوبکر کا پورا پورا نمونہ دکھایا۔ اور سب کچھ دنیا کا چھوڑ کر ہمارے سامنے اس زمانہ میں جبکہ دنیا اسباب پرستی میں ایسی گرفتار ہے۔ کہ آجکل کے شرک کا بت ہی بس یہ اسباب کہنے چاہئیں۔ گھر سے بے گھر ہو کر اللہ کی خاطر اور اس کی رضاجوئی کے لئے قادیان میں آئے۔" (رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۹۵)

خواجہ کمال الدین صاحب کا بیان

پھر ۱۹۰۹ء کے سالانہ جلسہ میں خواجہ کمال الدین صاحب نے جماعت احمدیہ کے افراد کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"دوستو میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا ہے تو احمد کی شکل میں ابوبکر کو دیکھا ہے تو اس نورالدین کی شکل میں۔ اب میں آپ صاحبان سے پوچھتا ہوں۔ کہ محمد اور ابوبکر کے دکھانے والے تو ہیں۔ مگر کہاں ہے عثمان۔ کہاں ہے علی، کہاں ہے طلحہ۔ کہاں ہے زبیر۔ کیونکہ دوستو وہ تم ہی ہو جن کی شان میں آیا ہے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" (بدر جلد ۹ نمبر ۲۴-۲۵ مورخہ ۷ و ۱۴ اپریل ۱۹۱۰ء)

مولوی محمد علی صاحب کا بیان

خود مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اپنے ایک ٹریکٹ بعنوان "ایک نہایت ضروری اعلان" میں لکھتے ہیں۔

"یہ بیعت (یعنی حضرت خلیفہ اول ؓ کی) اللہ تعالےٰ کے ساتھ روحانی تعلق کو بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور آپ کے علم وفضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے تھی۔ اور اس کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے۔ اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر دے۔ نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے فلاں بات درست ہے تو مرید کہتا ہے کہ مرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس سے بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ بیعت کر لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی گستاخی ہے اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے یہ پاک وجود مولوی نورالدین کا جو خلیفۃ المسیح کہلایا۔ اور جو ایک ہی خلیفۃ المسیح کا اپنے اصلی معنوں میں کہلانے کا مستحق ہے۔ ہمیں حضرت مسیح کی جگہ ہماری روحانی تعلیم کی تکمیل کے لئے ہمیں دیا تھا۔ یہ وہ پاک اور بے نفس اور متوکل وجود ہے۔ جس کی نظیر آج دنیا میں نہیں ملتی۔ اس روحانی عظمت اس علم وفضل کا کوئی اور وجود ہماری جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ چاہے تو ہزاروں ایسے پیدا کر دے۔ مگر میں موجودہ واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ اس کا تو صرف علم وفضل ہی ایسا ہے۔ کہ اس کے سامنے سب کی گردنیں جھکی ہیں۔ خواہ ہم نے اس کی بیعت بھی نہ کی ہوتی۔ مگر الٰہی منشاء نے سلسلہ کی مزید تقویت کے لئے سب دلوں میں حضرت مسیح موعود کی وفات پر یہ ڈال دیا۔ کہ اس پاک اور بے نفس وجود سے جو نورالدین کی شکل میں تم میں موجود ہے۔ وہی روحانی تعلق پیدا کرو۔ اسی لئے اس کا انتخاب چالیس نے نہیں کیا۔ بلکہ کل قوم کی گردنیں الٰہی ارادہ سے اس کے آگے جھک گئیں۔ اور قریباً ڈیڑھ ہزار کے آدمیوں نے ایک ہی وقت بیعت کی۔ اور ایک بھی متنفس باہر نہ رہا۔ کیا مرد اور کیا عورتیں پس یہ تو میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہی گویا بڑھایا گیا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی یہ تعریف میں نہیں کرتا خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے۔ اور اس کو اس سلسلہ میں وہ امتیاز دیا ہے۔ جو اور کسی کو نہ حاصل تھا نہ ہے۔ فرماتے ہیں دیکھو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸۴ وغیرہ ولا شک انہ یتولد من انوار مشکوٰۃ النبوۃ ویاخذ نوراً من نور النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم بمناسبۃ شان الفتوۃ ...... ھو فخر البریۃ والخیرۃ وفخر المومنین ...... وحید الدھر فی علومہ واعمالہ وبرّہ وصدقاتہ وانہ لوذعی المعی نخبۃ البررۃ وزبدۃ الخیرۃ ...... فھو سید خدم الدین ...... وایدہ ببقاءہ الاسلام والمسلمین ...... یتبعنی فی کل امری فکتبت مکتوبی ھذا بفضلہ وایماءہ والقاءہ میں نے صرف چند لفظ یہاں نقل کئے ہیں، ورنہ آٹھ صفحے حضرت خلیفۃ المسیح کی تعریف سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو تمام اسی مضمون کے ہیں۔ کہ وہ نبوت کے نور سے روشن ہے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور حاصل کرتا ہے۔ وہ تمام نیکوں اور پاکوں کا فخر اور سب مومنوں کا فخر ہے۔ اپنے علم اور عمل اور نیکی اور صدقات میں زمانہ میں یگانہ ہے۔ وہ دین کے خادموں کا سردار ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے بقا سے اسلام اور مسلمانوں کی تائید کرے گا۔ (جس سے صاف خلافت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے) وہ ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جس طرح نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔ اور میری رضا میں وہ فانی ہے۔ اور آخر پر لکھا ہے۔ کہ میں نے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے ایماء اور اس کے القاء سے لکھا ہے۔ اور اسی مضمون کے شروع میں صفحہ ۵۸۳ پر لکھا ہے۔ رایتہ انہ من ایات ربی وایقنتُ انہ دعائی الذی کنت اداوم علیہ کہ میں نے اسے اپنے رب کے نشانوں میں سے ایک نشان پایا۔ اور یقین کر لیا۔ کہ وہ میری دعا ہے۔ جس پر میں مداومت کرتا تھا۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کی بیعت اس سلسلہ میں ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ جس پر خود حضرت مسیح موعود کی تحریر شاہد ہے۔"

(صفحہ ۱۰ تا صفحہ ۱۲)

پھر مولوی محمد علی صاحب یہ بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا زمانہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی داخل ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ کے زمانہ کے چھ سال ڈال کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے اسی سال پورے ہو جاتے ہیں۔"

(پیغام صلح ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء)

واجب الاطاعت امیر اور دینی پیشوا

اسی طرح رسالہ "المھدی" دسمبر ۱۹۱۴ء میں جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے ماہوار شائع ہوتا تھا یہ لکھا گیا۔ کہ

"حضرت نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کو حضرت اقدس کے بعد اپنا ایک واجب الاطاعت امیر اور دینی پیشوا یعنی امام مانتے ہیں، بلکہ بموجب حدیث ذو شجۃ .... مہدی بھی یقین کرتے ہیں۔" (صفحہ ۵)

ان حوالجات سے ظاہر ہے، کہ غیر مبایعین حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بلند مقام کو تسلیم کر چکے۔ اور اس امر کو مان چکے ہیں۔ کہ ان کی گردنیں آپ کے ارشادات کے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔ پس حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وہ تمام حوالجات جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا ذکر آتا ہے۔ اور جنہیں تفصیلاً انشاءاللہ تعالےٰ اگلی اشاعتوں میں پیش کیا جائیگا۔ غیر مبایعین پر حجت ہیں۔ اور ان کا فرض ہے، کہ وہ اپنے مسلمات کے مطابق اسی راہ کو اختیار کریں۔ جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اختیار کی کیونکہ وہ آپ کے بلند مرتبہ کو تسلیم کر چکے۔ آپ کو واجب الاطاعت امام اور دینی پیشوا کہہ چکے۔ اور آپ کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پیشگوئی کے مطابق مہدی بھی مان چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ بیرون ہند

سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

خاکسار تقریباً پانچ ماہ سیرالیون کے اندرونی حصہ کے ایک مشہور قصبہ بلاما میں بغرض تبلیغ مقیم رہا۔ بلاما قصبہ ریلوے سٹیشن۔ موٹر سڑک اور تجارتی مرکز ہونے کی وجہ سے سیرالیون میں کافی اہمیت رکھتا ہے۔ یہاں گو چند آدمی گذشتہ سال سے ہی احمدیت سے مانوس تھے۔ مگر عرصہ دراز تک مولوی نذیر احمد صاحب یا میرے وہاں نہ جا سکنے کی وجہ سے کوئی مستقل جماعت نہ تھی۔ میں اور مولوی صاحب ستمبر ۴۰ء اپنے فالہ اور باجیوسن کا معائنہ کرتے ہوئے یہاں آئے۔ اور قصبہ کے مختلف مقامات پر پبلک لیکچر دئیے گھروں میں پرائیویٹ طور پر چیفوں اور بڑے بڑے لوگوں اور تعلیم یافتہ عیسائیوں کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ مولوی صاحب تو چند دنوں کے بعد بو اور باؤ ماہوں وغیرہ کے دورے کے لئے چلے گئے۔ اور میں بعد میں یہاں مستقل طور پر مقیم رہ کر کام کرتا رہا۔ یہاں کا پیراماؤنٹ چیف گو ہم سے مانوس ہے۔ مگر ابتدا سے ہی عدم تبلیغ و تربیت وغیرہ کی وجہ سے اسلام سے عملی طور پر بے بہرہ ہے۔ اس کو روزانہ نماز وغیرہ اور حقیقی مسلم اور احمدی بننے کی ترغیب دیتا رہا۔ وہ احمدی ہو گیا۔ اور ایک شلنگ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ اور وقتاً فوقتاً مع اپنے خدام اور لواحقین کے مسجد میں بھی آنا شروع کر دیا۔ اس کا نائب واقعی ایک پکا مسلمان احمدی ہے۔ اور جب تک میں بلاما میں ٹھہرا۔ نمازوں اور چندہ میں باقاعدہ رہنے کے علاوہ تبلیغی امور میں بھی میری بعض دفعہ مدد کرتا رہا۔ چیف کے وزیروں میں سے دو تین اور بھی احمدی ہیں۔ جن کے متعلق امید ہے کہ انشاء اللہ استقلال سے کام لیں گے۔

عیسائیوں میں تبلیغ

بلاما میں تین مساجد ہیں۔ جن میں سے دو ہمارے قبضہ میں ہیں۔ تیسری مسجد ایک ملاّ کے قبضہ میں ہے۔ جو اب تک مع اپنے معتقدین کے ہماری شدید مخالفت کر رہا ہے ہماری دونوں مساجد ایک دوسری سے کافی فاصلے پر ہیں۔ قصبے کی جامع مسجد گو اتنی بڑی نہیں۔ لیکن چیف کے کمپاؤنڈ اور میری رہائش گاہ کے قریب تھی۔ اس لئے میں عام طور پر اسی میں نماز پڑھاتا اور دوستوں کی تربیت کرتا رہا۔ بعض دفعہ صبح اور مغرب کی نماز دوسری مسجد میں جو بلاما کے محلہ جمی میں واقعہ ہے جا کر پڑھاتا اور وہاں کے دوستوں کو نماز میں باقاعدگی اور مخلص احمدی بننے کی تلقین اور دیگر ہدایات دیتا رہا۔ وہاں شامی تاجر کافی ہیں۔ مگر سب کے سب عیسائی ہیں۔ ان میں تبلیغ کرتا رہا۔ انہیں عربی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔ دیگر عیسائی پبلک میں سے بعض تعلیم یافتہ لوگوں کے گھروں میں جا کر تبلیغ کی۔ انہیں اسلام کے متعلق لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے ایک عیسائی جیمس نامی جو پہلے عیسائی مبلغ بھی رہ چکا ہے۔ مسلمان ہوا۔ اور ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے کے علاوہ ہمیشہ میری ترجمانی کرتا اور دیگر کاموں میں مدد دیتا۔ بعض عیسائی اور دیگر تعلیم یافتہ لوگ مکان پر ملنے آتے رہے۔ ان سے گھنٹوں گفتگو ہوتی رہی۔ اور اس طرح بھی ان پر احمدیت کے عقائد و خیالات واضح کئے جا سکے۔ میری بلاما میں موجودگی کی خبر سن کر چیفڈم کے مختلف گاؤں سے لوگ ملنے اور تحقیقات کے لئے آتے رہے۔ سنا گیا ہے کہ بعض گاؤں میں لوگ احمدی ہونے کو تیار ہیں۔ چونکہ اس علاقہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ اکثر لوگ مشرک ہیں۔ اور جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ وہ بھی برائے نام مسلمان ہیں۔ اس لئے بہت کم لوگ نماز ادا کرتے یا دوسرے ارکان کی پیروی کرتے ہیں۔ میں دن بھر مختلف گھروں میں جا کر نماز سکھاتا اور پڑھنے کی تلقین کرتا رہتا۔ صبح اور عشاء کی نماز کے وقت میں اور میرے چند شاگرد و نوکر تمام گاؤں میں پھرتے۔ میں زبان نہ جاننے کی وجہ سے صرف اذانیں دیتا اور وہ مختلف مواعظ کے ذریعہ لوگوں کو نماز کی تلقین کرتے۔ جس کے اثر سے مسجد میں کافی حاضری ہو جاتی۔

کینما میں تبلیغ

اسی عرصہ میں ڈی سی سے ملاقات کے لئے یہاں سے بارہ میل دور ایک مشہور قصبہ کینما میں جانا پڑا۔ اتفاق سے ان دنوں گورنر صاحب بہادر کی وہاں آمد کی وجہ سے اس علاقہ کے تقریباً ۱۴ پیراماؤنٹ چیف مع اپنے وزراء اور لواحقین موجود تھے۔ ان کو پرائیویٹ طور پر اور پبلک لیکچروں کے ذریعے پیغام حق پہنچایا۔ کینما کے مستقل باشندوں میں سے بعض کی طرف سے مخالفت بھی ہوئی۔ مگر عام طور پر اچھا اثر رہا۔ وہاں خاکسار ایک ہفتہ مقیم رہا۔ وہاں کی جامع مسجد میں تین پبلک لیکچر دئیے۔ اکثر لوگ مختلف سوال کرتے جن کا تسلی بخش جواب دیا جاتا رہا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بعض مخلص احمدی جن میں سے ایک عربی کا عالم بھی ہے دئیے۔ میرے کینما کے دوران قیام میں مولوی نذیر احمد صاحب بھی وہاں آ گئے۔ اور انہوں نے تین پبلک لیکچر دئیے اور چیفوں وغیرہ سے ملاقات کی۔ میرے کینما سے واپس آنے کے بعد بھی مولوی صاحب وہاں کے نئے احمدیوں کی تربیت کے لئے دو تین دن ٹھہرے

بعض چیفوں نے بڑے اصرار سے ہمیں اپنے علاقہ میں آنے کی دعوت دی اور احمدیت قبول کرنے کا وعدہ کیا۔ اس سفر میں بلاما کے ہمارے ایک مخلص احمدی ”باکر کالون“ نے بہت ہمت اور محنت سے میری ترجمانی کی اور باوجود عدیم الفرصتی کے میرے ہمراہ تبلیغ میں بہت جوش دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں ترقی دے

بیٹے اوا میں تبلیغ

کینما سے واپس بلاما آنے پر بعض احباب کے اصرار پر ایک گاؤں ”بیٹے اوا“ گیا اور تقریباً چھ دن وہاں رہا۔ گاؤں کے لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی۔ مسجد میں لوگ نماز کے لئے بہت کم آتے تھے۔ نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کے فوائد پر مسجد میں ہر روز صبح و شام لیکچر دیتا رہا۔ اس جگہ تین چار آدمی پہلے سے ہمارے معتقد تھے۔ وہاں ٹھہرنے سے ان کے ایمان کو مضبوط اور دیگر گاؤں کے لوگوں کو مختلف ذرائع سے حقیقی اسلام کے قریب لانے کی کوشش کی اگرچہ بعض دوست بیعت کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر میں نے ان کی بیعت کو عمداً اگلے موقعہ پر ملتوی رکھنا مناسب سمجھا بلاما میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو دو نہایت مخلص احمدی دئیے۔ جن کے نام فوڈے علی اور فوڈے مودے ہیں۔ یہ دونوں نیٹیو افریقن ہیں۔ اور اس ملک کے علم کے مطابق الفا یعنے مولوی کہلاتے ہیں دینی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور ہر دو ہمارے بلاما آنے سے پہلے وہاں امام تھے۔ یہ دونوں ہر ممکن طور پر میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔ کینما کے سفر میں بھی ہر دو ہمارے ہم سفر تھے۔ انہوں نے اس وقت بھی مستقل مزاجی جرأت اور خوب اخلاص دکھایا۔ دونوں مسجدوں میں یہ دونوں اب امامت کراتے۔ اور حسب توفیق تبلیغ و تربیت کرتے ہیں۔ ایک انگریز ڈاکٹر جنہوں نے بو ڈسٹرکٹ میں وہاں کے ہسپتال میں میری گذشتہ خطرناک بیماری میں نہایت محنت و محبت سے علاج کیا تھا اپنے مختلف مراکز کا دورہ کرتے ہوئے بلاما گئے۔ ان کو اور ان کی بیوی کو اس موقعہ پر ان کی رہائش گاہ پر جا کر ملا۔ اور تبلیغ کی۔ ”تحفہ شہزادہ ویلز“ کی ایک کاپی پیش کی۔ انہوں نے بخوشی اور بغور مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح ایک مشہور چیفڈم کا مسلمان چیف اپنے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز قصبہ بو کو بغرض ملاقات گورنمنٹ آفیسرز جاتا ہوا بلاما سے گزرا۔ کسی نے ان کو سٹیشن پر میری موجودگی کی خبر دی۔ وہ اسی وقت مع اپنے تمام لواحقین کے میرے مکان پر ملنے آیا۔ اور ہمارے اس ملک میں آنے کی غرض اور احمدیت کی حقیقت پوچھی۔ وقت تھوڑا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ اسے مختصر طور پر تبلیغ کی گئی۔

واپسی پر دوبارہ آیا۔ پھر اسے وضاحت سے تبلیغ کی گئی۔ عربی میں گفتگو کرتا ہوا کہنے لگا۔ کیا واقعی مہدی علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا ہاں ان کے متعلق تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ کہنے لگا میں اپنے علاقہ میں پہونچ کر اگر کسی وقت تم کو بلاؤں تاکہ تم میرے پاس ٹھہر کر مجھ کو حقیقت سے آگاہ کر سکو اور میرے بعض علماء کو مطمئن کر سکو۔ تو کیا تم اس پر تیار ہو۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ بلکہ مجھے خوشی ہوگی۔ اس کے بعد وہ اپنے علاقہ میں جلد بلانے کا وعدہ کر کے روانہ ہو گیا۔

فالہ اور باجیبو مشن کا دورہ

اس عرصہ میں دو دفعہ فالہ اور باجیبو ریاستوں کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ ایک دفعہ گذشتہ رمضان کے شروع میں اور ایک دفعہ آخر میں۔ یہ دونوں ریاستیں بلاما سے کافی دور ہیں۔ اس سفر میں مجموعی طور پر تقریباً ۹۶ میل کا سفر لاری میں اور ۳۲ میل پیدل کیا۔ کینما کے چند نئے احمدیوں کی حالت معلوم کرنے اور انکی تربیت کے لئے تین دفعہ اس دوران میں وہاں بھی گیا۔ ریل کا پروگرام بدل جانے کی وجہ سے یہ بارہ میل کا سفر بھی دو دفعہ پیدل اور ایک دفعہ سائیکل پر کرنا پڑا۔

اسی طرح ایک اور ہنگامی کام کے لئے بلاما سے تقریباً گیارہ میل ایک گاؤں "ڈیا" بھی پیدل جانا پڑا۔ ایک نوکر کے ہمراہ صبح گیا۔ اور شام کو واپس آ گیا۔ رستہ نہایت خراب اور دشوار گذار تھا۔ اسکے ایک ہفتہ بعد جماعت کے ایک اور ضروری کام کے لئے پھر بلاما سے تقریباً ۱۲ میل دور مذکورۃ الصدر مسلمان چیف کی چیفڈم میں ایک گاؤں "فانیما" جانا پڑا۔ اور اسی دن رات کو واپس آنا پڑا۔ یہ سفر بھی ایک نوکر چھ میل سائیکل پر اور باقی پیدل طے کرنا پڑا۔

ایک نئے اور مضبوط مشن کا افتتاح

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں۔ مولوی نذیر احمد صاحب انچارج مبلغ کینما سے واپسی پر ایک دو دن میرے پاس ٹھیرے وہاں سے تقریباً ۴۰ میل موٹر لائن پر ایک علاقہ کے مرکز باندا جما میں وہاں کے ایک مشہور عالم کے بلانے پر تشریف لے گئے۔ آپ نے اسی قصبہ میں غالباً تین ہفتہ قیام کیا۔ پہلے ہفتہ اپنے میزبان عالم کو جو کہ علاوہ باثر ہونے کے تقریباً ۱۵۰ شاگردوں کا استاد ہے۔ اور انہیں دینی اور عربی علوم سکھاتا ہے۔ احمدیت کی تبلیغ کرتے رہے اور ہر طرح سے اس کی تسلی کرنے میں کوشاں رہے۔ آخر وہ ہفتے کے اندر اندر ہی خدا کے فضل سے احمدی ہو گیا۔ اس کے بعد اسی شخص کی[illegible] پر مولوی صاحب نے قصبہ کے محکمہ میں تمام گاؤں کے لوگوں اور چیف کو تین چار دفعہ بذریعہ لیکچرز تبلیغ کی۔ اور حضرت اقدس مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خبر اس کے دلائل و علامات واضح کیں۔ ان کے اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے۔ اس عرصہ میں وہاں کے امام نے جو کہ ایک صحرائی عرب ہے سخت مخالفت کی۔ اس عرب سے مولوی صاحب کے عربی زبان میں دو پبلک مناظرے بھی ہوئے۔ اور ہر دو کی سامعین کے لئے ترجمانی کی جاتی اس بحث میں خدا کی تائید و نصرت کا یہ عالم تھا۔ کہ جو کتب اکٹھی کر کے وہ ہمارے خلاف پیش کرنے کے لئے لایا تھا۔ وہی اس کے مخالف پڑیں۔ اور انہیں کے ذریعہ حق کو فتح ہوئی۔ چنانچہ اس عرب کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اور بہت کوشش اور دعاؤں کے بعد احمدیت کی فتح ہوئی۔ اور چیف اور اس کے وزراء اور گاؤں کے اکثر لوگوں نے بیعت کر لی۔ اب خدا کے فضل سے وہاں کی جماعت بہت مضبوط ہے۔ اور روز بروز مخلص ہوتی چلی جاری ہے۔ معلم شریف عباس جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ مع اپنے شاگردوں کے نہ صرف مخلص احمدی ہیں۔ بلکہ اب وہی مسجد میں ہماری طرف سے امامت کراتے اور جماعت کی تربیت کرتے ہیں۔ انہیں احمدیت کی مکمل واقفیت پہنچانے اور ٹرینڈ کرنے کی پوری کوشش جاری ہے۔ پہلا عرب امام ابھی تک مخالف ہی ہے۔ (باقی)

خاکسار محمد صدیق مولوی فاضل
المبشر الاسلامی سیرالیون

مطالبہ وقفِ زندگی

انفروا خفافاً و ثقالاً وجاھدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون (توبہ)

اس وقت دنیا ایک نازک ترین دور میں سے گزر رہی ہے موجودہ جنگ روز بروز تیز ہوتی جا رہی اور مہیب نظارے پیش کر رہی ہے۔ آج اگر ایک شہر یا ملک آزاد اور اس کے شہر پر رونق ہیں۔ تو کل خبر آ جاتی ہے۔ کہ وہ ملک غلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا۔ اس کے عالیشان مکانات منہدم ہو کر کھنڈرات کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ اکثر حصہ اسکے باشندگان کا ہلاک اور باقی بے خانماں ہو گئے۔ غرضیکہ بموجب فرمان مخبر صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ ایشیا کے رہنے والے امن میں ہیں۔ اور نہ جزائر کے باشندے چین میں۔ نہ یورپ محفوظ ہے نہ امریکہ خطرہ سے باہر۔ یہ تمام تباہیاں اور بربادیاں اس لئے آ رہی ہیں۔ کہ دنیا اس وقت اپنے حقیقی مولا کو بھول چکی ہے۔ اور اپنے اصل مقصد سے دور جا پڑی ہے۔ کیا بادشاہ اور کیا رعایا۔ کیا امیر اور کیا غریب سب کے سب مادی مفادات میں منہمک ہیں۔ ہر حکومت، ہر طاقت اپنے آپ کو مضبوط اور اپنے مقابلہ پر دوسری کو کمزور اور تباہ و برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

دنیا کو ان تباہیوں سے بچانے کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالٰے کے مسیح کے لائے ہوئے پیغام کو دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچایا جائے۔ اور لوگوں کو اسلام اور احمدیت کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے اسی مقصد کے پیش نظر آج سے [illegible] سال قبل جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے جماعت کے نوجوانوں میں وقف زندگی کی تحریک فرمائی۔ تو نوجوانوں نے اس تحریک پر وہ شاندار مثال قائم کی کہ دنیا کی بڑی بڑی جماعتیں اسکی نظیر نہیں پیش کر سکیں۔ اس وقت فوری طور پر حضور ایدہ اللہ تعالٰے نے کام کے لئے مناسب نوجوانوں کو منتخب فرما کر بعض ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ احمدیت و اسلام کے لئے بھیجا۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالٰے دین حق کی تبلیغ کے لئے ایسے نوجوان تیار فرما رہے ہیں۔ جو ہر قسم کے علوم کے جاننے والے ہوں۔ تاکہ کسی مذہب کے قائل کے سامنے وہ حقانیت اسلام کے اظہار سے خاموش نہ رہ سکیں۔

پس اس وقت ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو یا تو گریجوایٹ ہوں۔ یا ایسے مولوی فاضل جو میٹرک پاس ہوں۔ وہ اپنے آپ کو تحریک جدید کے مطالبہ وقف زندگی کے ماتحت وقف کریں۔ تاکہ انہیں ضروری دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح و آراستہ کیا جا سکے۔ اور وہ خدمت دین کو باحسن وجوہ بجا لا سکیں۔ آج کل جبکہ مولوی فاضل میٹرک پاس کر چکے ہیں۔ اور بی۔ اے وغیرہ گریجوایٹوں کے نتائج بھی عنقریب شائع ہونیوالے ہیں۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سعادت دارین حاصل کریں۔

پھر میں ان خوش قسمت والدین کی خدمت میں بھی اپیل کرتا ہوں۔ کہ جنہیں اللہ تعالٰے نے نرینہ اولاد سے متمتع فرما کر اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی توفیق دی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کریں اور ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالٰے کی خدمت میں پیش کر دیں۔ پس اے ابراہیم ثانی کے پرندو! خدا کا خلیفہ تمہیں دین کی خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ وہ اس راہ میں تمہاری زندگیوں کی قربانی چاہتا ہے پس بڑھو اور اس نیک کام میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم دنیا کو خدائے واحد و یگانہ کے دین کی طرف بلا کر اسے موجودہ تباہی و بربادی سے بچا سکو۔

خاکسار محمد صدیق واقف زندگی [illegible] قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی امر مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ چاہیئے۔ کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ سو ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے

(۲) جو زیور استعمال میں آتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جائے۔ اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جاوے بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے۔ کہ اسکی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جاوے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔ جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جاوے اسکی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں۔

(۳) زکوٰۃ دینے کیلئے کوئی خاص مہینہ مقرر کرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ جس مال پر ایک کامل سال گذر جائے۔ تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

(۴) اگر سال کے آخر پر مال میں کمی یا بیشی ہو جائے۔ لیکن بقدر نصاب موجود رہے۔ تو پھر آخر سال پر جسقدر مال موجود ہوگا۔ اس کے حساب سے اس پر زکوٰۃ لگائی جائیگی۔

(۵) اگر سال کے درمیان میں تمام مال بالکل ختم ہو جائے۔ اور پھر آخر سال میں دوبارہ پیدا ہو گیا ہو۔ تو اس تاریخ سے اس کا سال شروع سمجھا جائیگا۔ جب وہ دوبارہ پیدا ہو کر قدر نصاب کو پہنچا ہو۔ شروع سال سے مراد ماہ محرم نہیں۔ اور نہ ہی آخر سال سے مراد ذوالحجہ ہے۔ بلکہ شروع سال سے وہ تاریخ مراد ہے جس میں صاحب نصاب مال نصاب کا مالک ہوا ہو۔ اور آخر سال سے مراد وہ تاریخ ہے۔ جس میں اس پر ایک سال کی زکوٰۃ واجب ہوئی ہو۔ جب ایک شخص کا ایک سال ختم ہوگا۔ تو جس تاریخ سے اس کا آئیندہ سال زکوٰۃ شروع ہوگا۔ وہ بھی شروع سال ہی کہلائیگا۔ (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۱) ناظر بیت المال

صدر انجمن احمدیہ کے قرضداروں کو انتباہ

افسوس ہے۔ کہ جو وظائف تعلیمی قرض حسنہ کی صورت میں آج سے قبل دیئے جا چکے ہیں۔ ان کی واپسی خاطر خواہ نہیں ہو رہی۔ اور بعض احباب باوجود بار بار یاد دہانی کے ادائیگی نہیں کرتے۔ اب نظارت بیت المال مجبور ہے۔ کہ ایسے اصحاب کے خلاف قضاء میں نالش کر کے ڈگری حاصل کرے۔ اور اگر اس پر بھی وصولی نہ ہو۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور اخراج از جماعت اور مقاطعہ کے لئے رپورٹ کرے۔ بصورت عدم وصولی حسب اصلاح عدالتی کارروائی کی جاوے۔

لہٰذا ان تمام احباب کو جن کے ذمہ اس قسم کا قرض حسنہ قابل ادا ہے توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے قرضوں کو حسب معاہدہ ادا کرنے کی فکر کریں۔ تاکہ ان کے خلاف مندرجہ بالا اقسام کی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ورنہ اگر ہمیں مجبوراً اس قسم کی نالش اور رپورٹیں کرنی پڑیں۔ تو اس پر ان کو شکوہ و شکایت کرنے کا حق نہ ہوگا۔ ناظر بیت المال قادیان

تقرر سکرٹری مال محلہ دارالانوار

بحوالہ اخبار الفضل مجریہ ۲۲/۵ ۔ منشی محمد الدین صاحب کے بجائے میاں نور احمد صاحب کا تقرر بطور سکرٹری مال منظور کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال

ہفتہ تعلیم و تلقین کے انعقاد کے بعد انصار و خدام کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیر ارشاد ماہ ہجرت کے آخری ہفتہ میں پہلا ہفتہ تعلیم و تلقین منایا گیا۔ امید ہے۔ کہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ نے اسے کامیاب بنانے میں جوش۔ اخلاص اور ہمت سے کام لیا ہوگا۔ اور ہر جگہ مسئلہ نبوت پر باقاعدگی کے ساتھ سلسلہ درس و تدریس قائم کیا ہوگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے سب کمیٹی خدام و انصار نے مسئلہ نبوت میں خدام و انصار کے امتحان کے لئے ۱۵ ماہ احسان (جون) کی تاریخ مقرر کی ہے۔ ہفتہ تعلیم و تلقین کے فوائد اس وقت ہی صحیح طور پر حاصل ہو سکتے ہیں جبکہ تمام احباب ان دلائل کو صحیح طور پر ذہن نشین کر کے یاد کریں۔ جو ان کو درساً سکھائے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے امتحان کی اہمیت ظاہر ہے اور اس کی اہمیت کسی طرح بھی ہفتہ تعلیم و تلقین سے کم نہیں امید ہے۔ کہ احباب اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس کرینگے اور ہفتہ تعلیم و تلقین کے امتحانات کو پوری شان سے کامیاب بنائیں گے۔

سکرٹری سب کمیٹی خدام و انصار

زمیندار احباب کی خدمت میں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زمیندار احباب کا ایک بڑا حصہ تحریک جدید کے جہاد اکبر میں شمولیت کی سعادت رکھتا ہے۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز ان کے کانوں میں پہنچی کہ تحریک جدید کے چندہ کی ۳۱ رمئی تک ادائیگی ان کو سابقون میں شامل کر دیتی ہے۔ تو انہوں نے اس کے لئے کوشش شروع کر دی۔ مگر ان ہی ایام میں منڈیوں نے لین دین بند کر دیا۔ اور غلہ فروخت نہ ہو سکا۔ اسوجہ سے بہت سے زمیندار احباب اپنا وعدہ ۳۱ رمئی تک پورا نہ کر سکے۔ واقعی یہ مجبوری ان کے اختیار سے باہر تھی۔ اس لئے جو زمیندار جماعتیں اپنے وعدے ۳۰ رجون تک پورے کرینگی ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۳۰ رجون کے بعد پیش کئے جائیں گے۔ چونکہ بیرون ہند کے احباب کے بارے میں پہلے ہی اعلان ہے۔ کہ ۳۰ رجون تک اپنا وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست بھی دعا کیلئے حضور کے پیش کی جاویگی اس لئے بیرون ہند اور ہندوستان کے زمیندار احباب کو اپنے وعدے ۳۰ رجون تک پورے کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۹ جون - صدر جمہوریہ امریکہ نے امریکن ایرکرافٹ کارپوریشن فیکٹری پر فوج کو قبضہ کرنے کا حکم دے دیا ہے اس فیکٹری کے مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی تھی۔

لنڈن ۹ جون - جرمن ریڈیو نے شام کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے - کہ سابق اتحادیوں (فرانس و برطانیہ) کے مابین جھگڑے سے ہمارا براہ راست کوئی تعلق نہیں - ہم علیحدہ کھڑے ہو کر حالات کو دیکھ رہے ہیں

کلکتہ ۹ جون - کل صبح ساڑھے دس بجے دریائے ہگلی میں زوردار طغیانی آئی - مختلف گھاٹوں پر نہانے والے قریباً ۲۰۹ اشخاص لاپتہ ہیں - اندازہ ہے کہ ان میں ۱۵۰ غرق ہو چکے ہیں - ایک درجن کشتیاں ڈوب گئی ہیں۔

لاہور ۹ جون - پنجاب ہائی کورٹ نے بے نامی ایکٹ کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ اس کے نفاذ سے قبل کے سودوں پر اس کا اطلاق ناجائز ہے اسکے خلاف پنجاب گورنمنٹ کو فیڈرل کورٹ میں اپیل کی اجازت ہائی کورٹ کے فل بنچ نے دیدی ہے۔

لنڈن ۱۰ جون روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے - کہ شام پر برطانی حملہ کا مقابلہ کرنا فرانس کا کام ہے - کہا جاتا ہے - کہ اٹلی نے فرانس کی امداد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۰ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ ٹرکی اور شام کے درمیان آمد و رفت اور نامہ و پیام کے تمام ذرائع منقطع ہو چکے ہیں۔

انقرہ ۹ جون - ٹرکش ریڈیو کا بیان ہے - کہ وشی گورنمنٹ نے تمام فرانسیسی نوآبادیات کو لکھا ہے - کہ شام پر اتحادی حملہ کے بعد فرانس کی دیگر نوآبادیات پر بھی حملہ کا خطرہ ہے - اس لئے انہیں جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

انقرہ ۹ جون - ٹرکش ریڈیو کا بیان ہے کہ مسٹر ایڈن بہت جلد مشرق وسطی کا دورہ کریں گے - تاکہ جنگی صورت حالات کا جائزہ لے سکیں اور عرب ممالک سے تعلقات کو زیادہ مضبوط کر سکیں۔

لنڈن ۱۰ جون - خبر رساں ایجنسیوں کا بیان ہے - کہ اتحادی افواج شام میں دمشق اور بیروت کی طرف بڑھتی جا رہی ہیں - جو فوج فلسطین سے سمندری کنارے کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی تھی وہ اب بیروت سے صرف چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ دوسرے دستے ان دو بڑی سڑکوں کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں - جو فلسطین اور شرق اردن سے دمشق کو جاتی ہیں - ایک جگہ فرانسیسی سپاہیوں نے فوراً ہتھیار ڈال دیئے دوسری جگہ معمولی سی مزاحمت کی - اور دو آسٹریلین افسر زخمی ہو گئے - مگر جلدی مقابلہ چھوڑ دیا - ایک قلعہ سے فرانسیسی توپوں نے گولے برسائے مگر ہماری توپوں نے انہیں بہت جلد ٹھنڈا کر دیا - دشمن کا کوئی ہوائی جہاز کہیں دکھائی نہیں دیا - انگریزی فوج کے ہوائی دستے دور دور تک گشت لگا رہے ہیں - ٹرکی کے اخبار برطانیہ کے اس اقدام پر اظہار طمانیت کر رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۰ جون - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ کے روز جرمن ہوائی جہازوں کے حملوں سے سکندریہ میں ۱۰۱ اشخاص ہلاک اور ۱۳۱ زخمی ہوئے - بدھ کے روز ۱۴۷ ہلاک اور ۲۹۵ زخمی ہوئے - بیس ہزار لوگ شہر چھوڑ آئے ہیں - اور انہیں قاہرہ کے سکولوں میں جگہ دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۰ جون - امریکہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے - کہ ایک (جرمن) آبدوز نے ایک امریکن جہاز کو جو عام سامان لے کر کیپ ٹاؤن جا رہا تھا - غرق کر دیا ہے - اس جہاز پر گو نہ بارود یا اسلحہ جنگ نہ تھا - اس جہاز کے ۲۷ جہازی اور آٹھ مسافر لاپتہ ہیں اور دو سرنگو برازیل کے ایک جہاز نے بچا لیا۔

واشنگٹن ۱۰ جون - میکسیکو گورنمنٹ نے پانسو اطالوی اور جرمنوں کو نظربند کر دیا ہے - یہ لوگ ان جہازوں پر کام کرتے تھے - جنہیں ضبط کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ جون - نیدرلینڈ ایسٹ انڈیز اور جاپان میں تجارتی تعلقات بڑھانے کے متعلق جو گفتگو ہو رہی تھی - اس کے متعلق ایک جاپانی افسر نے بیان کیا ہے - کہ ایسٹ انڈیز کی طرف سے جاپانی تجاویز کا جو جواب آیا ہے وہ تسلی بخش نہیں - جاپانی اخبار لکھتے ہیں - کہ یہ گفتگو ناکام رہے گی - اور اس کا اثر دور دور تک پڑے گا۔

لنڈن ۱۰ جون - ہوائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ برطانی ہوائی جہازوں نے کل دن کے وقت ناروے - بلجیم - ہالینڈ اور فرانس کے کنارے کے ساتھ ساتھ دشمن کے جہازوں پر حملے کئے - چونکہ دھند بہت زیادہ تھی - اس لئے نقصان کا اندازہ نہیں کیا جا سکا۔

لنڈن ۱۰ جون - آج ہاؤس آف کامنز میں لڑائی کی حالت پر بحث ہوئی سابق وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشا نے کہا - کہ کریٹ کی لڑائی نے ثابت کر دیا ہے - کہ ہوائی جہاز خشکی کی فوجوں کے لئے بھی ویسے ہی ضروری ہیں جیسا دوسرا سامان - اس لئے ان کے اپنے ہوائی جہاز ہونے چاہئیں - مسٹر لی سمتھ لیبر لیڈر نے جنرل ویول کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے لئے سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ ہمیں کئی جگہ لڑنا پڑا - اور ہماری فوجیں تعداد میں بھی کم تھیں - فرانس کے سقوط کے بعد ہم جہاں بھی لڑے ہیں اسی غرض کے لئے لڑے ہیں - کہ دشمن کا پروگرام اپنے وقت پر پورا نہ ہو سکے - اگلے سال تک - یعنے جب سامان جنگ کی کمی پوری ہو جائے گی ہم اسی طرح دشمن کو قدم قدم پر روکتے رہیں گے - مسٹر چرچل نے ایک سوال کے جواب میں کہا - کہ شام کی لڑائی کے بارہ میں میں فی الحال کوئی بیان نہیں دے سکتا مشرقی افریقہ میں لڑائی قریباً ختم ہو چکی ہے - اور مصر میں دشمن کی پیشقدمی روک دی گئی ہے

قاہرہ ۱۰ جون - شاہ فاروق نے کھانے پینے کا بہت سا سامان ریلوے سٹیشن پر ان لوگوں کے لئے بھیجا ہے جو سکندریہ سے آ رہے ہیں - شاہی خاندان کے دوسرے ممبروں نے بھی ایسا ہی کیا ہے - نازی ریڈیو بڑے فخر سے کہہ رہا ہے - کہ سکندریہ پر جرمن حملے بہت کامیاب رہے - اور کہ سامان جنگ اور رسد کے ذخائر کو جن سے برطانوی بیڑے کو سامان پہونچتا تھا بہت نقصان پہونچایا گیا ہے - لیکن یہ غلط ہے - ان حملوں سے زیادہ نقصان شہریوں کو پہنچا ہے

کلکتہ ۱۰ جون - محکمہ ڈاک کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے - کہ آئندہ سنگاپور اور ہانگ کانگ کے رستہ سے برطانیہ کو ہوائی ڈاک نہیں بھیجی جا سکے گی۔

شملہ ۱۰ جون - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ حکومت ہند اور حکومت برما دونوں کا منشا ہے - کہ برما جانے والے ہندوستانیوں کے متعلق کوئی سمجھوتہ ہو جائے - برما گورنمنٹ نے لکھا تھا - کہ اس مسئلہ کو طے کرنے کے لئے ایک ڈیلیگیشن بھیجا جائے - چنانچہ سر گرجا شنکر باجپائی کی قیادت میں ڈیلیگیشن جا رہا ہے - جو اس ماہ کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ رنگون میں کام شروع کریگا - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند وہی رائے پیش کرے گی - جو اس نے لنکا کی حکومت کے سامنے کی تھی - یعنے جو ہندوستانی عرصہ دراز سے برما میں آباد ہیں - یا جن کی وہاں جائیدادیں ہیں ان سے تو وہاں مساوی سلوک کیا جائے - اور باقی وہ یہ نہیں چاہتی - کہ ہندوستانی بڑی تعداد میں غیر ممالک میں جا کر آباد ہوں - اور اگر یہ صورت ہوئی - تو وہ ایسے قواعد بنائیگی جو دونوں ملکوں کے مفاد کے لئے ضروری ہوں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah